دو اگست ۱۹۴۷ء کو میں اپنے ننہال میں تھا۔ میرا ننہال لالے گاؤں میں ہے۔ لالہ گاؤں قلعہ سوبھا سنگھ اسٹیشن کے قریب ہے۔ اسٹیشن سے کوئی پون میل سوا میل کا فاصلہ ہو گا۔ لالے گاؤں میں ہم براہمنوں کی آبادی زیادہ ہے۔ اس کے بعد کھتریوں کے گھر ہیں۔ سب سے کم آبادی مسلمانوں کی ہے۔ میرا ننہال گورو گوسائیوں کا گھر کہلاتا ہے اور براہمنوں میں سب سے اونچا ہے۔ ہزاروں سال سے ہم لوگ اسی گاؤں میں آباد ہیں۔ کہتے ہیں کسی زمانے میں اس سارے علاقے پر ہمارا راج تھا۔ اب بھی لالہ گاؤں کی سب سے اونچی حویلی 'محلاں' کہلاتی ہے۔ اسے رمپال براہمنوں نے اپنے عروج کے زمانہ میں تعمیر کیا تھا۔ حویلی کیا ہے، پرانے زمانے کا ایک قلعہ سا ہے جس کے شمال مغرب میں ریتیلے ٹیلوں اور کلر کی ماری ہوئی بنجر زمینوں کا ایک سلسلہ چلا گیا ہے جہاں صرف خاردار گھاس اُگتی ہے اور لمبے

I was at my father-in-law's house in village 'Lale' on August 2, 1947. This village is located at a distance of 0.45 – 1.5 miles near 'Fort Sobasingh station'. In this village we — the Brahmans are in majority, the cashtries rank second, while Muslims are in minority. My father-in-law's house is held at high esteem in Brahmans, and is called is 'house of Gorogo sain.' It is stated that we ruled this whole region for thousands of years. Till now the 'Muhalla' is the highest mension. This was constructed by Rampal Brahmans when they were on their zenith of glory. This mensi seems like an ancient fort. And there exists an infertile land, with sand dunes and saline patches to its nort-western side, where only thorny grasses grow.